101567 ـ عضو تناسل بڑا کرنے کے لیے دوائی یا آلہ استعمال کرنا

سوال

میں یہ سوال کرتے ہوئے بہت حرج محسوس کر رہی ہوں، لیکن شرع میں کوئی شرم نہیں، دین پر عمل پیرا اور اللہ کا خوف رکھنے والی ایك شادی شدہ مسلمان جس کی اولاد بھی ہے کا کہنا ہے کہ:
وہ بعض اوقات اپنے خاوند کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرتے ہوئے مکمل طور پر اطمنان محسوس نہیں کرتی، کیونکہ خاوند کا عضو تناسل چھوٹا ہے.
اس بہن نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ اگر میرے پا ساس کے سوال کا جواب ہے تو بتائے، سوال درج ذیل ہے:
کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے خاوند سے مطالبہ کرے کہ وہ عضو تناسل بڑا کرنے والی ادویات یا پھر آلہ استعمال کرے، جیسا کہ آج کل میڈیکل سٹوروں اور انٹر نیٹ پر اعلانات پائے جاتے ہیں.
یا پھر خاوند اپنے عضو تناسل پر مصنوعی عضو چڑھا لے تا کہ پہلے تو میں مکمل استمتاع حاصل کر سکوں، اور پھر اس کے بغیر وہ بھی استمتاع کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ مسؤلہ خاوند کے لیے ڈاکٹر حضرات سے مشورہ کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ اس کے لیے کوئی دوائی تجویز کر سکیں جو عضو تناسل کو بڑا کرے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر ایسا کرنے میں کوئی ضرر اور نقصان نہ ہو.

اسی طرح عضو تناسل پر کوئی ایسی چیز چڑھانے میں بھی کوئی حرج نہیں مثلا کنڈوم وغیرہ جبکہ ایسا کرنے میں بیوی کے لیے زیادہ لطف اندوزی کا باعث ہوتا ہو، کیونکہ اس میں اصل اباحت ہے، اور خاوند سے مطلوب یہی ہے کہ وہ بیوی سے حسن معاشرت کرے، اور اس حسن معاشرت میں اپنی بیوی کی عفت و عصمت کو محفوظ کرنا اور اس کی خواہش و رغبت پوری کرنا اور اس میں حائل مانع کو دور کرنا بھی شامل ہے.

دوم:

آپ کا یہ کہنا کہ: شرع میں کوئی شرم نہیں، ایسا نہیں کہنا چاہیے بلکہ آپ کے لیے یہ کہنا بہتر اور افضل تھا کہ:

يقينا اللہ سبحانہ و تعالى حق بيان كرنے سے نہيں شرماتا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ اپنے بعض جوابات ميں كہتے ہيں:

" آپ كا يہ كہنا كہ: " شرع ميں كوئى شرم نہيں " اس سے يہ كہنا بہتر تھا كہ: يقينا اللہ تعالى حق بيان كرنے سے نہيں شرماتا، جيسا كہ ام سليم رضى اللہ تعالى عنہا نے عرض كيا تھا:

" اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم! يقينا اللہ تعالى حق بيان كرنے سے نہيں شرماتا، كيا جب عورت كو احتلام آئے تو اس پر بھى غسل ہے ؟ "

ليكن يہ كہ: " شرع ميں كوئى شرم نہيں " اس كلمہ سے فاسد معنى بھى ليا جا سكتا ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا تو فرمان ہے:

" شرم و حياء ايمان كا حصہ ہے "

اس ليے دين ميں شرم و حياء ايمان كا حصہ ہے، ليكن قائل يعنى " شرع ميں كوئى شرم نہيں " كہنے والے كى غرض اور اس سے مقصد يہ ہے كہ: دين كے مسئلہ ميں كوئى شرم و حياء نہيں يعنى: آپ كسى ايسے مسئلہ كے بارہ ميں دريافت كريں جس سے شرمايا اور حيا كى جاتى ہے.

اس ليے اگر سائل كا مقصد يہ ہو تو اس كلمہ كى بجائے " يقينا اللہ تعالى حق بيان كرنے سے نہيں شرماتا " كہنا زيادہ بہتر اور افضل ہے "

اللقاء الشهرى (37 / 25).

واللہ اعلم .